بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضیلتِ شبِ
ولادت النبی ﷺ

گلدستۂ تحریر

مولانا محمد ناصر خان چشتی

پیشکش

www.deenemubeen.com

نسبت ایک عظیم حقیت ،ایک محکم اساس اور مضبوط ستون ہے،اسلام ، اسلامی معاشرہ اور اسلامی تہذیب وتمدن کی عمارت کی مضبوطی میں نسبت کا بڑا عمل دخل ہے۔ اسلامی معاشرہ کا قیام ،استحکام اور بقاء بھی نسبتوں کی فضیلت اورپاسداری پر موقوف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مناسک حج میں مختلف انبیاء کرام علیہم السلام کی سنتوں پر عمل کرنے کا حکم فرمایاہے۔ قربانی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت پر عمل کیا جاتا ہے۔نمازوں میں انبیاء کرام کی سنتوں پر عمل کیاجاتاہے۔

نسبت کی اہمیت اور فضیلت کیاہے۔تمام کپڑے روئی اور دھاگوں سے تیار ہوتے ہیں اور کپڑوں کو کوئی فی نفسہٖ کوئی مقام حاصل نہیں لیکن اگر کسی کپڑے سے قرآن پاک اور کعبۃ اللہ کا غلاف بنایاجائے تو اس کا مقام ومرتبہ بڑھ جاتاہے۔کاغذ کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور انہی کاغذوں پر اخبار،ناول،کہانیاں شائع کی جاتی ہیں جس کا کوئی مقام نہیں لیکن جس کاغذ پر آیاتِ قرآن، تفسیر قرآن ، احادیث مبارکہ اور اسمائے مقدسہ لکھ دیے جائیں تو اس کا مقام ومرتبہ بہت بڑھ جاتا ہے۔لکڑیاں عام درختوں سے حاصل کی جاتی ہیں اور ان سے میز کرسیاں فرنیچر تیار ہوتا ہے جس کا کوئی مقام نہیں ہوتالیکن اگر اسی لکڑی سے قرآن کا رحل اور منبر بنایاجائے تو اس کا مقام ومرتبہ بڑھ جاتاہے۔ دنیا بھر میں پانی موجود ہے۔دریااور سمندر پانی سے بھرے پڑے ہیں لیکن جس پانی کو حضرت اسماعیل علیہ السلام سے نسبت ہوگئی تو وہ آبِ زم زم مقدس ومتبرک بن گیااور کروڑوں اہل ایمان آبِ زم زم کو تبرک کے طورپر استعمال کرتے ہیں۔

اسی طرح تمام ایام اورراتیں برابر ہیں لیکن جس دن اور رات کو اللہ تعالیٰ کے محبوب اور محسن کائنات حضرت محمد ﷺ کی آمد وبعثت کی نسبت حاصل ہے،اس کا مقام ومرتبہ اوراس کی عظمت وفضیلت باقی ایام سے کہیں بڑھ کرہے۔

نسبتوں کی عظمت واہمیت

نسبتوں کواہمیت دینااور نسبتوں کی پاسداری کرنے کا سبق ہمیں قرآن کریم اوراحادیث مبارکہ میں کئی مقامات پر ملتاہے۔اللہ تعالیٰ نے نبیوں ، رسولوں، ولیوں اور بزرگوں کے ادب واحترام کی تعلیم دی ہے اور ان سے نسبت رکھنے

والے مکان وزماں اور اشیاء کا مقام و مرتبہ بلند فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم ﷺ کی ولادت اور اقامت والے شہر مکہ مکرمہ کی قسم فرمائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ o وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ o

ترجمہ: "میں اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہوں (اے حبیب مکرم ﷺ) اس لئے کہ آپ اس شہر (مکہ مکرمہ) میں تشریف فرما ہیں"۔

(سورۃ البلد: آیت ۱۔۲)

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ سے نسبت رکھنے والے شہر (مکہ مکرمہ) کی قسم اس لئے نہیں فرمائی کہ اس میں بیت اللہ شریف ہے، اس میں حجر اسود اور آبِ زمزم ہے اور یہاں مناسک حج ادا کیے جاتے ہیں بلکہ اس لئے قسم فرمائی کہ اس شہر میں اللہ تعالیٰ کے محبوب حضرت محمد مصطفی ﷺ بستے ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کی نسبت اور برکت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا۔

ترجمہ: "(یوسف علیہ السلام نے فرمایا) میری یہ قمیص لے جاؤ اور اسے میرے باپ کے چہرے پر ڈال دو اُن کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی"۔

(سورۃ یوسف، آیت 93)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مجاہدین اسلام، جہاد فی سبیل اللہ اور غازیوں سے نسبت رکھنے والے گھوڑوں کی بھی قسم فرمائی ہے۔ ارشاد خداوند قدوس ہے:

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا o فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا o فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا o

ترجمہ: "(میدانِ جہاد میں) تیز دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم جو ہانپتے ہیں، پھر جو پتھروں پر سُم مار کر چنگاریاں نکالتے ہیں، پھر جو صبح ہوتے ہی (دشمن پر) اچانک حملہ کر ڈالتے ہیں"۔

(سورۃ العادیات، آیت ۱ تا ۳)

ان آیات مقدسہ سے واضح ہوا کہ جس مکان وزمان کو، جس دن اور رات کو، جس ذات کو، جس کتاب کو، جس گھر کو، جس کام کو اور جس چیز کو بھی حضور سید عالم ﷺ سے نسبت حاصل ہے، ہمیں ان سب کی تعظیم و تکریم کرنی ہے کیونکہ یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور یہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل ہے۔

ربیع الاوّل اور پیر کے دن کی عظمت

حضور سید عالم ﷺ کے ساتھ جس چیز کو بھی نسبت کا شرف حاصل ہو جائے تو اس کی قدر و منزلت اور عظمت کے بارے میں کس کو شک وشبہ ہو سکتا ہے۔یوں تو تمام مہینوں کو اللہ تعالیٰ نے تخلیق کیا اور ہر ایک مہینہ کی عظمت وفضیلت اور مقام اپنی جگہ مسلم ہے، لیکن ماہ ربیع الاول کو یہ عظیم الشان شرف حاصل ہے کہ یہ مہینہ حضور نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب ہے کیونکہ اسی ماہ مقدس کی بارہ تاریخ کو سید الانبیاء والمرسلین، باعث تخلیق کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اس بزمِ عالم میں رونق افروز ہوئے۔

ولادت النبی ﷺ کی تاریخ کی تحقیق

حضور نبی کریم ﷺ کے ولادت باسعادت کے مہینے اور دن پر تو تمام امتِ مسلمہ کا اجماع ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ماہ ربیع الاول میں پیر کے دن اس دنیا میں رونق افروز ہوئے، جبکہ تاریخ میں بعض لوگوں نے اختلاف کیا ہے لیکن مستند علماء کرام، محققین اور نامور مؤرخین کے نزدیک ربیع الاول کی 12 تاریخ ہی مستند و معتبر ہے۔

عالم اسلام کے ممتاز اسکالر، فقیہ ملت پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن اپنی کتاب "تفہیم المسائل" میں حضور نبی کریم ﷺ کی تاریخ ولادت کے حوالے سے پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری کی تحقیقات سے اتفاق کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: "اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ فخر کائنات سرورِ دوعالم ﷺ کا یومِ میلاد دوشنبہ (پیر) کا دن تھا،اس پر بھی تمام علمائے امّت کا اتفاق ہے کہ ربیع الاول کا بابرکت مہینہ تھا اور متقدمین ومتأخرین کا اجماع اسی پر ہے کہ تاریخِ ولادت 12 ربیع الاول عام الفیل ہے۔

(تفہیم المسائل: ج4 ص481، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

مشہور مؤرخ امام ابن جریر طبری (متوفی 310ھ) لکھتے ہیں:

ولد رسول ﷺ یوم الاثنین عام الفیل لاثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من شھر ربیع الاول۔

ترجمہ: ”رسول کریم ﷺ کی ولادت باسعادت پیر کے دن ربیع الاوّل کی بارہ تاریخ کو عام الفیل میں ہوئی۔

(تاریخ طبری: جلد2 صفحہ 125)

معروف سیرت نگار علامہ ابن ہشام (متوفی 213ھ) اولین سیرت نگار امام محمد بن اسحاق کے حوالے سے رقم طراز ہیں:

ولد رسول ﷺ یوم الاثنین عام الفیل لاثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من شھر ربیع الاوّل۔

ترجمہ: رسول کریم ﷺ کی ولادت باسعادت پیر کے دن ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو عام الفیل میں ہوئی۔

(سیرۃ النبویہ، جلد 1 صفحہ 158، مطبوعہ بیروت لبنان)

مشہور مؤرخ علامہ ابنِ خلدون (متوفی 808ھ) جو فلسفہ اور علم تاریخ کے امام اور موجد تسلیم کئے جاتے ہیں، وہ نبی کریم ﷺ کی تاریخ ولادت کے بارے میں لکھتے ہیں:

ولد رسول اللہ ﷺ عام الفیل لاثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من ربیع الاول لاربعین سنۃ من ملک کسریٰ نوشیروان۔

ترجمہ: ”رسول کریم ﷺ کی ولادت باسعادت عام الفیل میں ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو ہوئی جبکہ نوشیروان کی حکمرانی کا چالیسواں سال تھا۔

(تاریخ ابن خلدون: جلد ۲ صفحہ ۷۱۰، مطبوعہ بیروت)

عصر حاضر کے سیرت نگار محمد صادق ابراہیم عرجون، جو جامعہ ازہر مصر کے کلیہ ” اصول الدین“ کے مدیر رہے ہیں، اپنی تصنیف ”محمد رسول اللہ “ میں لکھتے ہیں:

وقد صح من طرق کثیرۃ انّ محمدا علیہ السلام ولد یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ مضت من شھر ربیع الاول عام الفیل فی زمن کسریٰ نوشیروان ویقول اصحاب التوفیقات التّاریخیۃ انّ ذالک یوافق الیوم المکمل للعشرین من شھر اغسطس ۵۷۰م بعد میلاد المسیح علیہ السلام۔

ترجمہ: "بکثرت طُرقِ روایت سے یہ بات صحیح ثابت ہوچکی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ عام الفیل اور کسریٰ نوشیرواں کے زمانے میں بروز دوشنبہ (پیر) بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے اور ایسے علماء جو شمسی اور قمری تاریخوں میں مطابقت کرتے ہیں، نے کہا ہے کہ اس دن شمسی تاریخ 20 اگست 570ء بنتی ہے"۔

(محمد رسول اللہ، جلد 1، ص:102، مطبوعہ: دارالقلم، دمشق)

مفتی محمد شفیع دیوبندی (متوفی ۱۳۶۹ھ) "سیرتِ خاتم الانبیاء" میں رقمطراز ہیں: " الغرض جس سال اصحابِ فیل کا حملہ ہوا، اس کے ماہِ ربیع الاوّل کی بارہویں تاریخ کے روزِ دوشنبہ دنیا کی عمر میں ایک نرالا دن ہے کہ آج پیدائش عالم کا مقصد، لیل ونہار کے انقلاب کی اصلی غرض، آدم اور اولادِ آدم کا فخر، کشتیٔ نوح کی حفاظت کا راز، ابراہیم کی دعا، موسیٰ وعیسیٰ کی پیش گوئیوں کا مصداق یعنی ہمارے آقائے نامدار محمد رسول اللہ ﷺ رونق افزائے عالم ہوتے ہیں"۔

(سیرت خاتم الانبیاء: ص20، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

اس موضوع پر تحقیق اور مدلل بحث رقم کرتے ہوئے اپنے وقت کے ممتاز عالم دین پیر محمد کرم شاہ الازہری اپنی مایہ ناز تصنیف "ضیاء النبی ﷺ " میں لکھتے ہیں:

ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں یہی تاریخ روایت کی ہے، چنانچہ وہ بیان کرتے ہیں:

رواہ ابن ابی شیبة فی مصنفه عن عفّان عن سعید بن میناء عن جابرٍ وابن عباس انّهما قالا ولد رسول الله ﷺ عام الفیل یوم الاثنین الثانی عشر من شهر ربیع الاول وفیه بُعثَ وفیه عُرِجَ به الی السمآء وفیه هاجر وفیه مات وهذا هوالمشهور عند الجمهور۔

ترجمہ: "حضرت جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ عام الفیل روز دوشنبہ (پیر) بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے، اسی روز آپ ﷺ کی بعثت ہوئی، اسی روز آپ کو معراج عطا ہوئی، اسی روز آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی جانب ہجرت کی اور آپ ﷺ کے وصال مبارک کا دن بھی یہی ہے، جمہورِ امت کے نزدیک یہی تاریخ (بارہ ربیع الاول) مشہور ہے"۔

اس روایت کے پہلے راوی ابو بکر بن ابی شیبہ ہیں، اُن کے بارے میں ابو زرعہ رازی (متوفیٰ 264ھ) کہتے ہیں کہ میں نے ابو بکر بن ابی شیبہ سے بڑھ کر حافظِ حدیث نہیں دیکھا۔ محدث ابن حبان فرماتے ہیں کہ ابو بکر عظیم حافظِ حدیث تھے۔ دوسرے راوی عفان ہیں، اُن کے بارے میں محدثین کی رائے ہے کہ عفان ایک بلند پایہ امام، ثقہ اور صاحبِ ضبط واتقان ہیں۔ تیسرے راوی سعید بن میناء ہیں، اُن کا شمار بھی ثقہ راویوں میں ہوتا ہے۔ یہ صحیح الاسناد روایت دو جلیل القدر صحابہ حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

(تفہیم المسائل، بحوالہ ضیاء النبی: ج ۲، ص ۳۳ تا ۳۹، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

علومِ قرآن و سنت اور سیرت و تاریخ کے ان مستند و معتبر علماء کرام، محققین اور مؤرخین کے ان حوالوں کے علاوہ سیرت اور تاریخ کی سینکڑوں کتابوں میں نبی کریم ﷺ کی تاریخِ ولادت 12 ربیع الاول لکھی گئی ہے۔ مضمون کی طوالت کی وجہ سے صرف انہی حوالہ جات پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

فضیلتِ صبحِ عیدِ بہاراں (ولادت النبی ﷺ)

حضور سید عالم ﷺ اس بزم جہاں میں "پیر" کے دن تشریف لائے، اس لئے آپ ﷺ اپنا یومِ میلاد منانے اور اپنی ولادت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے ہر "پیر" کے دن روزہ رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ، آپ ہر پیر کے دن روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

﴿ذاك یوم ولدت فیه﴾

ترجمہ: "یہ وہ دن ہے جس دن میری ولادت ہوئی ہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب الصیام)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ ہر پیر کے دن روزہ رکھتے تھے۔ نیز یہ کہ آپ ﷺ نے خود اپنے یوم میلاد کی عظمت و اہمیت کو اجاگر کیا اور اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو ظاہر کرتے ہوئے تحدیث نعمت کے طور پر اللہ تعالیٰ کا (روزے کی صورت میں) شکر بھی ادا کیا۔

فضیلت شب ولادت النبی ﷺ (بارہ ربیع الاوّل) کے حوالے سے علامہ احمد قسطلانی (متوفی 911ھ) اپنی مایہ ناز تصنیف "المواہب اللدنیہ" میں ایک بڑا ایمان افروز اور روح پرور نکتہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی شب ولادت (بارہ ربیع الاول) شب قدر سے افضل و اعلیٰ ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کی تین وجوہ ہیں:

1 پہلی وجہ یہ ہے کہ شب ولادت آپ ﷺ کی ذات گرامی کے ظہور کی رات ہے اور شب قدر آپ ﷺ کو عطا کی گئی ہے اور اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے، اس لحاظ سے شب ولادت، شب قدر سے افضل و اعلیٰ ہے۔

2 دوسری وجہ یہ ہے کہ شب قدر، نزولِ ملائکہ کی وجہ سے مشرف ہے اور شب ولادت بہ نفس نفیس آپ ﷺ کے ظہور کی وجہ سے شرف یاب ہے اور وہ ذات جس کی وجہ سے شب ولادت کو عظمت و فضیلت دی گئی ہے، یقیناً ان صفات سے افضل ہے جن کی وجہ سے شب قدر کو فضیلت دی گئی ہے، لہٰذا شب ولادت، شب قدر سے افضل واقع ہوئی۔

3 تیسری وجہ یہ ہے کہ لیلۃ القدر میں صرف امت مصطفوی ﷺ پر فضل و انعام واقع ہوتا ہے اور شب ولادت النبی ﷺ میں تمام مخلوقات پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہوا ہے۔ (وما ارسلنٰك الا رحمة للعٰلمين) اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں (کی مخلوقات) کے لئے سراپا رحمت (رحم کرنے والا) بنا کر بھیجا ہے، جس کی بدولت تمام مخلوقات عالم پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور رحمتیں عام ہوئی ہیں، چنانچہ اس لحاظ سے بھی شب ولادت النبی ﷺ کا نفع بہت زیادہ ہے اور یہی افضل و اعلیٰ ہے۔

(المواہب اللدنیہ: جلد 1 صفحہ 77، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

علامہ ابن الحاج (متوفی 737ھ) ماہ ربیع الاول اور پیر کے دن کی عظمت و اہمیت کے سلسلے میں ایک نہایت ایمان افروز اور روح پرور نکتہ بیان فرماتے ہیں کہ اگر یہ سوال کیا جائے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت ماہ ربیع الاول میں پیر کے دن ہوئی، ماہ رمضان میں نہیں ہوئی کہ جس میں قرآن نازل ہوا، نہ لیلۃ القدر میں ہوئی، نہ شعبان کی پندرہویں شب (شب برأت) میں ہوئی، نہ جمعہ کے دن اور نہ اس کی شب میں ہوئی، اس میں کیا حکمت ہے؟۔

علامہ ابن الحاج فرماتے ہیں کہ اس کا جواب چار طریقوں سے ہے:

الاول ... پہلا طریقہ یوں ہے کہ درخت اور پھل وغیرہ پیر کے دن پیدا کیے گئے اور اس میں یہ خاص نکتہ اور اشارہ ہے کہ جس طرح انسان کی مادی حیات کے اسباب پیر کے دن بنائے گئے، اسی طرح اس کی روحانی حیات کا سبب کامل (یعنی حضور نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ کو) بھی پیر کے دن پیدا کیا گیا۔

الثانی... دوسرا طریقہ یوں ہے کہ "ربیع" کے معنی ہیں "بہار" اور اس میں یہ اشارہ ہے کہ انسانیت کا گلشن یوں تو صدیوں سے آباد تھا لیکن اس میں بہار اس وقت آئی جب حضور سید عالم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

الثالث... تیسرا طریقہ یہ ہے کہ جس طرح "فصل ربیع" تمام فصلوں سے افضل و اعلیٰ ہوتی ہے، اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ کی شریعت بھی تمام شریعتوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔

الرابع... چوتھا طریقہ یہ ہے کہ آپ ﷺ اگر رمضان المبارک، لیلۃ القدر، جمعہ کی شب کو پیدا ہوتے تو ان اوقات سے آپ ﷺ کو فضیلت ملتی اور جب آپ ﷺ ماہ ربیع الاول میں پیر کے دن پیدا ہوئے تو اس ماہ اور اس دن کو آپ ﷺ کی بدولت عظمت و فضیلت ملی ہے۔ اور امر واقعہ بھی یہ ہے کہ آپ ﷺ کسی سے فضیلت نہیں پاتے بلکہ کائنات میں جو بھی فضیلت پاتا ہے وہ آپ ﷺ کی (نسبت کی وجہ) سے ہی فضیلت پاتا ہے۔

(المدخل: جلد 1 صفحہ 26-29، دار الکتب العلمیہ بیروت)

محقق علی الاطلاق حضرت سیدنا شیخ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ:

"بے شک حضور سرور عالم ﷺ کی شب ولادت، شب قدر سے بھی افضل ہے، کیونکہ شب ولادت حضور نبی کریم ﷺ کے اس دنیا میں جلوہ گر ہونے کی رات ہے، جب کہ لیلۃ القدر حضور نبی کریم ﷺ کو عطا کردہ شب ہے اور جو رات ظہورِ ذاتِ سرورِ کائنات ﷺ کی وجہ سے مشرف ہو، وہ اُس رات سے زیادہ شرف و عزت والی ہے جو ملائکہ کے نزول کی بنیاد پر مشرف ہے"۔

(ماثبت بالسنۃ، صفحہ 289، مطبوعہ کراچی)

ولادتِ نبوی ﷺ کے انعامات

ولادتِ مصطفوی ﷺ تمام کائنات کیلیے بالعموم اور انسانیت کیلیئے بالخصوص ابدی مسرتوں، حقیقی کامیابیوں اوراخروی فلاح ونجات کی پیغامبر بن کر آئی تھی جس سے کائنات کی ہر شے خوشیاں منارہی تھی اور مسرتوں کا اظہار کررہی تھی۔ فرشتے بھی اس نعمت خداوندی پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالارہے تھے۔ انبیاء سابقین نے آپ ﷺ کی آمد مبارکہ کی خوشخبریاں دیں۔ عرش اور فرش میں جشن اور بہار کا سماں تھا لیکن ایک ذات ایسی بھی تھی جو کہ فریاد کناں اور چیخ وچلا رہی تھی، جسے ولادت نبوی ﷺ کی خوشی نہیں تھی اور وہ ملعون ابلیس کی ذات تھی اور سب سے پہلے حضور اکرم ﷺ کی ولادت مبارک پر شیطانیت غمگین ہوئی تھی۔

چنانچہ علامہ ابوالقاسم عبدالرحمٰن السہیلی (متوفی 581ھ) اپنی کتاب "الروض الانف" میں تحریر فرماتے ہیں کہ: "ابلیس ملعون زندگی میں چار مرتبہ چیخیں مار کررویاہے۔ پہلی مرتبہ جب اس کو ملعون (مردود) قرار دیا گیا۔ دوسری مرتبہ جب اسے بلندی سے پستی کی طرف دھکیلا گیا۔ تیسری مرتبہ جب حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اور چوتھی مرتبہ جب اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفاتحہ کو نازل فرمایا"۔

(الروض الانف: جلد1 صفحہ 181، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

حاصل یہ ہے کہ حضور رحمت دوعالم ﷺ کے میلاد شریف کی برکت سے نہ صرف حضرت ثویبہ کو غلامی سے آزادی ملی بلکہ لاتعداد غلاموں کو نعمتِ آزادی ملی..... ابولہب ایسے کافر کو عذابِ دوزخ میں تخفیف ملی.....اہلِ کفر کو ایمان کی دولت ملی..... اہل ضلالت کو رشد وہدایت کی سعادت ملی..... تمام مخلوقات کو رحمتِ مصطفوی ﷺ میسر آئی..... اہلِ قرن (زمانہ) کو افضل ترین زمانہ ملا..... بے زبانوں اور بے جانوں کو بھی سلام وکلام اور کلمہ پڑھنے کا شرف ملا..... اہل لسان کو فصاحت وبلاغت کا عظیم شاہکار ملا.... اہل ایمان صحبت یافتہ کو "صحابیت" ایسی انمول ترین نعمت وسعادت حاصل ہوئی... اور ان شاء اللہ! میلادُ النبی ﷺ کی برکت سے تمام صاحبان ایمان کو دنیوی اور اُخروی نعمتیں، سعادتیں، جنت الفردوس کی اعلیٰ ترین دولت، رفاقت مصطفوی ﷺ اور دیدارِ خداوندی ایسی لازوال اور عظیم الشان نعمتیں ملیں گی، جن کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ تمام عالم اسلام میں ماہ ربیع الاوّل میں محافل میلاد کا انعقاد اور خوشی و مسرت کا اظہار کرنا، انواع واقسام کے صدقہ وخیرات کرنااور دعوت طعام کا اہتمام کرنا وغیرہ ہمیشہ سے مسلمانوں کا محبوب طرزِ عمل رہاہے اور میلاد شریف کے خواص میں سے یہ ہے کہ میلاد شریف کی برکت سے اس سال اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہوتا ہے۔

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں
جو سرورِ عالم کا میلاد مناتے ہیں
آقا کی ثناء خوانی دراصل عبادت ہے
ہم نعت کی صورت میں قرآن سناتے ہیں

عالم اسلام کے تمام مسلمان بارہ ربیع الاوّل کو یہ عظیم الشان اور ایمان افروز تہوار جشن عید میلادُ النبی ﷺ ہمیشہ سے مناتے چلے آرہے ہیں اور جب تک یہ دنیا قائم ودائم ہے اور ایک بھی مسلمان روئے زمین پر باقی ہے، یہ جشن عید میلادُ النبی ﷺ اسی طرح عقیدت ومحبت، خوشی ومسرت اور پوری آب وتاب کے ساتھ منایا جاتا رہے گا اور اہل ایمان میلاد شریف کی برکتوں، رحمتوں اور دنیوی واُخروی سعادتوں سے فیض یاب ہوتے رہیں گے۔